سوال

(197) اہل حدیث کا قرآن وحدیث سے ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث کانام قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لفظ ''اہل الحدیث'' بطور صفت ان لوگوں پر مستعمل ہے۔ جنھوں نے علمی اور عملی میدان میں قرآن وحدیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ بعد کے ادوار میں محض قرآن وحدیث سے تعلق رکھنے کی بنا پر بھی ''اہل الحدیث'' کہا گیا قاعدہ معروف ہے۔ ''لا مشاحة فی الاصطلاح'' جس طرح کہ کسی پیشہ کو اختیار کرنے یا اہل پیشہ سے تعلق کی بنا پر اس کی طرف نسبت ہوجاتی ہے۔

اس سلسلہ میں چند تصریحات ائمہ کرام بھی ملاحظہ فرمائیں:

1-«لا یزال ناس من امتی منصورین لا یضرہم من خذلھم حتی تقوم الساعة» (١) قال علی بن المدینی: ''ہم اہل الحدیث'' -(2) قال یزید بن ہارون: ''ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلاادري من ہم'' (3) قال ابن مبارک: ''ہم عندي اصحاب الحدیث'' (4) قال البخاري: ''یعنی اصحاب الحدیث'' (5)

2-«طوبٰی للغرباء الذین یحیون سنتی من بعدي ویعلمونہا عباد اللہ» (6) وقال عبدان احد رواة الحدیث المذکور: ''ہم اصحاب الحدیث الاوائل''

3-«ان بنی اسرائیل افترقت علی احدي وسبعین فرقة...... کلہا فی النار الا واحدة وہی الجماعة» (7) قال الامام: ''ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادري من ہم'' (8)

4-قال یزید بن ہارون: قلت لحماد بن زید: ''ہل ذکر اللہ اہل الحدیث فی القرآن؟'' قال لی: الم تسمع الی قولہ: لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ (9) قال عبد الرزاق صاحب المصنف: ''ہم اصحاب الحدیث.'' (10)

مزید آنکہ علامہ ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ خود کو اہل حدیث یا سلفی کہلانا بدعت ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں بھا ئیو! جن بدعات سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے۔ ہمیں ڈرایا گیا ہے کہ دین میں بدعات کو داخل نہ ہونے دیں۔ لوگوں کے خیال میں بدعات کے ساتھ تقرب الٰہی حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے بدعات کا تعلق وسائل سے نہیں ہے بلکہ ''مقاصد شرعیہ'' کے ساتھ ہے۔ یعنی ان کے نزدیک بدعت سے اللہ کے قرب میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی مشہور حدیث کے خلاف ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد''

''جس شخص نے بھی ہمارے دین میں کسی نئے کام کو داخل کیا تو وہ نیا کام مردود ہے۔''

اس مضمون کی دوسری احادیث بھی معروف ہیں۔ البتہ وسائل جن کو حقیقی مقام حاصل نہیں ہے۔ اور وہ بعد میں دین میں آئے ہیں۔ اگر نص صریح کے خلاف نہیں تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ بعض ملکوں میں اپنا ہم نام ''اہل حدیث'' رکھتے ہیں۔ جب کہ یہ نام رکھنے سے مقصود دوسروں پر طعن کرنا نہیں ہے۔ جو خود کو اہل حدیث نہیں کہتے اس لحاظ سے اس کے نام رکھنے میں ہرگز بدعت کا شائبہ نہیں۔ یہ لقب تو دوسری اصطلاحات کی طرح ایک اصطلاح ہے۔ جیسا کہ علماء نے اصطلاحات وضع کی ہیں اور وہ بات بلاشبہ درست ہے کہ یہ نام بدعات میں سے ہیں لیکن ان بدعات سے نہیں کہ جن کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کچھ لوگ اپنا نام ''اہل حدیث'' رکھتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ''سلفی'' کہلاتے ہیں اور بعض ''انصارالسنۃ'' کہلاتے ہیں یہ صرف ایک اصطلاح ہے۔ اور اصطلاحات میں کچھ رکاوٹ نہیں ہے لیکن ان لوگوں کا (جماعت المسلمین) اہل حدیث کے نام کو بدعت قرار دینا ان کی جہالت پر دلالت کرتا ہے۔ بدعات سے اصل مقصود اللہ کے قرب میں اضافہ کرنا ہے اور مطلقاً اصطلاحات کے لحاظ سے اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اعتراضات کرنے والے ان اصطلاحات کو اپنے اعتراض کا ہدف بناتے ہیں۔ جو درست نہیں اس سے ان کا مقصد مخصوص وسائل کے زریعے پھیلنا اور اپنی شہرت چاہنے کے سوا کچھ نہیں۔ (بحوالہ الفرقۃ الحدیدۃ: 191-192)

1۔ اب حبان (١٥/٢٤٨، ٢٤٩) رقم (٦٨٣٤) عن قرۃ رضی اللہ عنہ بتحقیق الارنووط وقال: ''حدیث صحیح'' ومعناہ فی احمد (٥/٣٤، ٣٥) صحیح اسنادہ محققہ

2۔ الترمذي کتاب الفتن باب ماجاء فی اہل الشام (٢١٩٢) ط دارالسلام وشرف اصحاب الحدیث رقم (١٢، ٥-)

3۔ شرف الصحاب الحدیث رقم (٤٦) فتح الباري (١٣/٢٩٣)

4۔ معناہ فی شرف اصحاب الحدیث رقم (١١٧)

5۔ شرف اصحاب الحدیث (٥١)

6۔ صححہ احمد شاکر والالبانی الترمذي ابواب الایمان باب ماجاء انالاسلام بداغریبا (2770) المشکاۃ (170) احمد (١/١٨٤) ابن ماجہ (٣٩٨٨)

7۔ صححہ البانی ابوداؤد (٤٥٩٧) الترمذي (٢٧٩١) والصحیحۃ (١٣٩٢، ٢-٣)

8۔ قالہ الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ شرف اصحاب الحدیث (101) وفتح الباري (١٣/٢٩٣)

9۔ شرف اصحاب الحدیث رقم (119)

10۔ شرف اصحاب الحدیث رقم (120)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص499

محدث فتویٰ